20983-زنا کی سزائیں اوراس سے بچنے کی کیفیت

سوال

مشکل یہ ہے کہ میں ایک تیس سالہ جوان ہوں اورانیس برس کی لڑکی سے تعارف ہوالڑکی خود ہی تمام وسائل اورقابل ذکر بات چیت کے بغیر میرے قریب ہوئی ، میں اسے اپنے فلیٹ میں لے گیااوراس دسیوں بار مجامعت کرچکا ہوں بالاخراچانک مجھے موت اوراس کے قرب کا احساس ہواجس کی بنا پر توبہ کا ارادہ کیا اوراپنے والد کے پاس جاکر شادی کرنے کا کہا ۔

اوربالفعل والد صاحب نے ایک نیک اورصالح اوراچھے خاندان کی لڑکی سے شادی کردی میری بیوی ایک وفاشعار بیوی ثابت ہوئی ہے شادی میں میری بھی یہی کوشش تھی کہ کوئی نیک اورصالحہ خاتون مل جائے تواللہ تعالی نے ایک جلیل القدر مولانا کی بیٹی کومیری بیوی بنا دیا ۔

لیکن میں اب تک ایک مشکل کا شکارہوں باوجوداس کے کہ شادی کوڈیڑھ برس سے بھی زائد گزرچکا ہے اورسب لوگوں کی نظر میں یہ شادی ایک کامیاب شادی گزررہی ہے ۔مجھے اپنی اس سابقہ محبوبہ کے بارہ میں مشکل درپیش ہے کہ میں آج تک اسے چھوڑ نہیں سکا صرف اتنا ہے کہ شادی سے لے کرآج تک میں نے اسے چھوا تک نہیں اورنہ ہی اسے اپنے قریب ہی آنے دیا ہے لیکن یہ ممکن نہیں ہوسکا کہ میں اس سے ٹیلی فونک رابطہ بھی منقطع کرلوں

دن میں جب تک میں اسے ایک بار ٹیلی فون نہ کرلوں میرا گزارا نہیں ہوتا اورمیں آپ کوصراحت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ ٹیلی فون پر بات چیت کے دوران میں اس کے لیے مشت زنی بھی کرتا ہوں ، میں نفساتی طورپراس لڑکی میں گھرچکا ہوں جواب میرے ذہن پر سوار ہوچکی ہے وہ مجھے ملنے کے لیے اتنی کوشش نہیں کرتی جتنی میں اس کے لیے کرتا ہوں لیکن جب میں اسے حاصل کرلیتا ہوں اسے چھونے سے ڈرتا ہوں کہ کہیں زنا کاری میں نہ پڑجاؤں ۔

میرے لیے صرف ایک نفسیاتی مشکل ہے کہ میں اپنے آپ کوکس طرح اس لڑکی سے قطعی طورپر علیحدہ اوردوررہنے پرراضی کروں ؟ باوجوداس کے کہ میری بیوی اس سے کئی درجہ خوبصورت اورافضل ہے اورمیری عفت کے لیے صراحتا کوئی کوشش نہیں کرتی ۔

میں اپنے آپ سے مایوس ہوچکا ہوں مجھے کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ میں اپنی حالت کی اصلاح کس طرح کروں باوجوداس کے میرے سب دوست واحباب میرے بارہ میں یہ کہتے ہیں کہ یہ اچھے دل کا مالک اورلوگوں کے لیے اچھائی اوربھلائی پسند کرتا ہے ۔

لوگوں کے مصائب پربہت ہی زیادہ آنسو بہانے اورمحسوس کرنے والا ہے ، میں لوگوں کے لیے ان سے بھی محبت اورپوری سعادت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ بھلائی چاہتا ہوں اورانہیں علم بھی نہیں ہوتا یہ سب کچھ اللہ تعالی کی رضا اورخوشنودی اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر عمل کرنے کے لیے کرتا ہوں (اوروہ شخص جوچھپا کرصدقہ کرتا ہے حتی کہ اس کے بائیں ہاتھ کوعلم نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے) ۔

آپ میرا تعاون فرمائیں تاکہ میں اپنے آپ کوراضی کرکے ایک صالح اوراچھا انسان بن سکوں ۔

پسندیدہ جواب

ہم اللہ تعالی سے دعاگو ہیں کہ وہ آپ کے غموں اورپریشانیوں کودور فرمائے آمین ، آپ کے سوال کے جواب میں ہم مندرجہ ذیل نقاط پیش کرتے ہیں :

1-آپ کا شادی کرنے کے ساتھ شیطانی راستہ منقطع کردینا لائق تحسین اورشکر کے لائق ہے اوران شاء اللہ آپ کی خیر وبھلائی پر دلالت کرتا ہے ۔

2-آپ کواپنی توبہ میں سچا ہونے اوراپنے گناہوں کو نیکیوں میں بدلنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اس پہلی عورت کے بارہ میں سوچنا ہی ترک کردیں ، اوریہ بھی ضروری ہے کہ آپ شیطانی راستہ پرچلنے سے بھی گریز کریں اوراس کی سوچ ہی اپنے ذہن سے نکالیں چہ جائیکہ اس سے ٹیلی فون پر بات چیت اورپھر ملاقاتیں اورپھر اس سے بھی بڑھ کرجرم کرنا !

3-جب آپ کو موت کی سوچ نے پہلی عورت چھوڑنے اور شادی پر آمادہ کیا ہے تو ضروری ہے کہ اب آپ اس کے بارہ میں سوچنا بھی ترک کریں کیونکہ موت ایک بہت ہی بہتر واعظ ہے جو کہ اللہ تعالی کی اطاعت میں ہر کمی کوتاہی کرنے والے اور اللہ تعالی کے غضب کو دعوت دینے والے کام کے فاعل کے لیے اچھی نصیحت بن سکتی ہے ۔

یہی ایک چیز ہے جو کمی و کوتاہی کرنے والے کو عمل پر آمادہ کرتی ہے اور جبکہ موت نیکیاں لکھنا ختم کردیتی ہے ، یہی ہے جو منکرات اور برائیاں کرنے والے کو اس سے باز رہنے اور رکنے علم نہ ہونے والی چیز کو ترک کرنے پر آمادہ کرتی ہے کہ اعمال کا انجام تو اس کے اختتام کے ساتھ ہوتا ہے ۔

آپ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ صرف ایک ہی چیز میں سوچیں کہ آپ جب اس لڑکی سے ٹیلی فون پر بات چیت کرتے ہوئے اس کے لیے مشت زنی کررہے ہوں تو اگر اللہ تعالی اسی حالت میں آپ کی روح قبض کرلے تو کیا ہوگا ؟ اور پھر کیا ہوگا کہ اگر اس سے معاشرت اور غلط کاری کرتے ہوئے آپ کی روح قبض ہوجائے تو ؟

ہمارے بھائی :

آپ اس بارہ میں سوچیں کہ جب قیامت کے دن لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو کیا آپ اس پر راضی ہیں کہ آپ اپنی شرمگاہ کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے اٹھیں ؟

کیا آپ اس حالت اور اس میں کوئی فرق محسوس کرتے ہیں کہ آپ کو سجدہ یا پھر تلبیہ کہتے ہوئے اوریا پھر اللہ تعالی کا ذکر کرتے ہوئے اٹھایا جائے ؟

4-آپ نے جو صفات اپنے بارہ میں ذکر کی ہیں ان سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ میں خیر و بھلائی بہت زیادہ پائی جاتی ہے ، لھذا آپ اس کے اجر کو سوء خاتمہ کے ساتھ ضائع ہونے سے بچائیں ۔

آپ اپنے آپ کو ان فضائل کے اجرو ثواب سے اس طرح کے کبیرہ گناہ کے ساتھ محروم نہ کریں جو اللہ تعالی کے غضب کا باعث بنتے ہیں ۔

5–آپ کو شادی کوئی نقصان نہیں دیتی آپ تو شادی شدہ بلکہ ایک ایسی عورت سے -جیسا کہ آپ کہتے ہیں- جو پہلی لڑکی سے افضل اور خوبصورت بھی ہے تو پھر آپ اس نعمت پر اللہ تعالی کا شکر ادا کیوں نہیں کرتے کہ اس نے ایک حلال چیز سے بدل ڈالا ہے جہاں آپ اپنی شہوت پوری کرسکتے ہیں ؟

آپ اللہ تعالی کی تقسیم کردہ حلال چیز پر راضی کیوں نہیں ہوتے ؟

اس طرح کے حرام افعال میں آپ کے لیے گناہ بہت زیادہ ہے اگر آپ شادی شدہ نہ ہوتے تو کچھ اور بات تھی ۔

آپ کنوارے نہیں بلکہ اللہ تعالی نے آپ پر نعمت کی ہے. جس میں آپ حلال طریقے سے اپنی شہوت کو پورا کرسکتے ہیں ، تو جب بھی آپ کو شیطان اس لڑکی کی سوچ میں ڈالے آپ اپنی بیوی کے پاس آئیں اور اس سے حاجت پوری کرلیں اور شیطان مردود سے اللہ تعالی کی پناہ میں آجائیں ۔

6-اور ہم آپ کو سب سے بہتر وصیت کرتے ہیں کہ آپ زیادہ سے زیادہ دعا کرتے رہیں ، رات کے آخری حصہ میں بیدار ہوں اور اپنے رب کے سامنے خشوع و خضوع کے ساتھ گریہ زاری کرتے ہوئے دعا کریں اور اپنے آپ کو اللہ تعالی کے سامنے ذلیل کریں اور اس سے اس بیماری سے نجات طلب کریں

اور آپ اللہ تعالی سے دعا و التجا کریں اور اس کے سامنے گڑگڑائیں اس لیے کہ وہ سب سے بہتر ہے. جس سے سوال کیا جاسکتا ہے وہ سبحانہ و تعالی اپنے سچے بندوں کو خالی ھاتھ نہیں لوٹاتا ۔

7-کیا آپ کو علم ہے کہ آپ کا اس لڑکی کے متعلق سوچنا اور اس سے ٹیلی فون پر بات چیت اور ملاقات کرنے سے ممکن ہے کہ آپ کو شیطان پھر اسی طرف لے جائے جو آپ اس کے ساتھ پہلے کرتے رہے ہیں ؟

میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اپنے نفس کے دھوکہ میں نہیں آئیں گے کیونکہ صاحب شھوت کمزور ہوتا ہے ، اور جو بھی شیطان لعین کے ساتھ پہلے قدم پر ہی چل نکلے تو وہ آخر تک اس کے پیچھے ہی چلتا رہتا ہے ۔

لیکن آپ یہ علم میں رکھیں کہ آپ اس طرح اللہ جبار کو غضب دلا رہے ہیں ، اور یہی نہیں بلکہ آپ شرک کے بعد اللہ تعالی کی سب سے بڑي نافرمانی میں بھی پڑ رہے ہیں ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

میرے علم میں نہیں کہ قتل کے بعد زنا سے بڑا کوئی جرم اور گناہ ہوگا ، اس کی دلیل میں مندرجہ ذیل حدیث پیش کی ہے :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے بڑا گنا کون سا ہے ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : کہ تو اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو شریک کرو حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے ۔

عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوال کیا اس کے بعد کونسا ہے ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : کہ تو اپنے بچے کو صرف اس ڈر سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا ۔

عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب تھا :

کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے ۔

تو اللہ تعالی نے اس کی تصدیق اپنی کتاب قرآن مجید میں بھی نازل فرمادی : فرمان باری تعالی ہے :

{اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے اللہ تعالی نے قتل کرنا حرام قرار دیا اسے وہ حق کے سوا قتل نہیں کرتے ، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا ۔

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا ، سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک وصالح اعمال کریں ، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں سے بدل دیتا ہے ، اور اللہ تعالی بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے } الفرقان (68-70) ۔

آپ کو یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ زنا کا نفس پر اثر انداز ہونا ایک یقینی چیز ہے ۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

زنا ایک ایسی چیز ہے جو ہر قسم کے شر کو جمع کرلیتا ہے اور زانی شخص میں قلت دین ، ورع وتقوی کا خاتمہ ، مروءت میں فساد ، قلت غیرت ، بھی پائی جاتی ہے ۔

آپ کسی بھی زانی کو صاحب ورع اور تقوی نہیں دیکھیں گے اور نہ ہی وہ معاہدہ وعہد کی پاسداری کرے گا ، اور بات چیت میں بھی آپ اسے سچا نہیں پائیں گے ، اور نہ ہی وہ کسی دوست کی حفاظت کرے اور اس میں غیرت نام کی کوئی چیز نہیں مل سکے گی ، وہ اپنے اہل وعیال میں کے بارہ میں بھی غیرت کا مظاہرہ نہیں کرے گا ۔

دھوکہ وفراڈ ، جھوٹ اور خیانت ، قلت حیاء اور عدم مراقبہ اور اسی طرح حرام سے بچنے کی کوشش نہ کرنا اور دل سے غیرت کا خاتمہ اس کی خصلت اور عادات بن چکی ہوں گی : سب کچھ زنا کے موجبات سے ہے ۔

اور زنا کے موجبات میں سے کچھ یہ چیزیں بھی ہیں :

اللہ تعالی کی محرمات وقوانین کو توڑ کر اللہ تعالی کے غضب کو واجب کرتا ہے ۔

اگر ایسا شخص یہ کام کر کے کسی دنیاوی بادشاہ وحکمران کے سامنے جائے تو وہ اسے بری ترین سزا دے گا اور اس کے ساتھ براترین سلوک کرے گا ۔

زنا کے موجبات میں سے یہ بھی ہے کہ : چہرہ کا بے نور اور سیاہ ہوجانا ، اور اس کے چہرہ پر دیکھنے والوں کے لیے غصہ اور ناراضگی کا ظاہر ہونا ۔

یہ بھی ہے کہ : دل سیاہ ہوجاتا ہے اور اس کا نور جاتا رہتا ہے ، جس کی بنا پر چہرے کا نور بھی ختم ہوجاتا اور اس کی جگہ ظلمت وسیاہی چھا جاتی ہے ۔

اس سے فقر وتنگ دستی لازم ہوجاتی ہے ، اس کی وجہ سے فاعل کی حرمت ختم ہوجاتی ہے اور وہ اپنے رب اور اور اس کے بندوں کی نظروں سے گر جاتا ہے ، اور زنا کی وجہ سے فاعل کی اچھی عفت وعصمت اور عدل ، انصاف اور نیکی واحسان جیسی صفات چھین لی جاتی ہیں ۔

اور اس کے مقابلہ میں اس کے مخالف صفات اور نام دے دیے جاتے ہیں مثلا فاسق وفاجر ، زانی اور خائن ، وغیرہ ۔

اور پھر یہ بھی ہے کہ اس سے مومن کا نام اور صفت بھی چھن جاتا ہے ، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا) صحیح بخاری اور صحیح مسلم ۔

اور زنا کے موجبات میں سے یہ بھی ہے :

وہ اپنے آپ کو اس تنور میں رہنے کا باعث بناتا ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تھا کہ اس میں زانی مرد وعورت آگ میں جل رہے ہیں ۔

یہ بھی ہے کہ : زانی سے پاکیزگی جسے اللہ تعالی نے عفت وعصمت والوں کا وصف قرار دیا ہے کا خاتمہ ہو کر اس میں خبث آجاتا ہے جو کہ زانیوں کی خصلت اور وصف ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{خبیث عورتیں خبیث مردوں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لیے ہیں } النور (26) ۔

اور پھر اللہ عزوجل نے تو ہر خبیث پر جنت حرام قرار کر رکھی ہے ، بلکہ اسے پاکبازوں کا ٹھکانہ ومستقر بنا رکھا ہے اس میں پاکبازوں کے علاوہ کوئی اور داخل ہی نہیں ہوسکتا ۔

اللہ جل جلالہ نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{وہ جن کی جانیں فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں کہتے ہیں کہ تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے اپنے ان اعمال کے بدلے تم جنت میں داخل ہوجاؤ جو تم کرتے رہے ہو}. النحل (32) ۔

اورایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، تم خوشحال رہو تم اس میں ہمیشہ کے داخل ہوجاؤ}. الزمر (73) ۔

جنت میں داخلہ اور فرشتوں کی طرف سے سلام کے مستحق تو وہ اپنی پاکبازی کی وجہ سے ٹھرے ، اور زانی تو اخبث المخلوق ہیں وہ سب سے گندے ہیں جن کے لیے اللہ تعالی نے جہنم تیار کر رکھی ہے جو کہ دار الخبیث ہے اور اس میں داخل ہونے والے بھی خبیث ہی ہیں ۔

توجب روز قیامت طیب اور خبیث کی تمیز ہوگی اور خبیث کو ایک دوسرے پر رکھ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو جہنم میں کوئی بھی پاکباز شخص داخل نہیں ہوگا اور اسی طرح جنت میں بھی کوئی خبیث اور گندہ شخص داخل نہیں ہوسکتا ۔

اور زنا کے موجبات میں وحشت بھی شامل ہے جسے اللہ تعالی زانی کے دل میں ڈال دے گا. جس طرح کہ اس کے چہرہ پر بھی وحشت طاری ہوگی اسی طرح دل میں بھی وحشت ہوگی ۔

عفت و عصمت اختیار کرنے والے شخص کے چہرے پر مسکراہٹ اور نور ہوگا اور وہ ہشاش بشاش رہے گا اور اس کے دل میں انس و محبت رچی ہوئی ہوگی جو بھی اس کے پاس بیٹھے گا وہ اس سے مانوس ہوگا ۔

لیکن زانی کے چہرے پر وحشت اور سیاہی چھائی ہوگی اس کے پاس جو بھی بیٹھتا ہے وہ اسے بھی وحشت ہوتی ہے ۔

زنا کا نتیجہ یہ بھی ہے کہ : زانی اور اس کے دوست واحباب کی سینوں سے ہیبت جاتی رہتی ہے ، اور وہ ان کے دلوں اور آنکھوں میں ایک حقیر سی چیز بن جاتا ہے بلکہ یہ ہیبت تو بالکل ہی چھن جاتی ہے ۔

لیکن اس کے مقابلہ میں عفت و عصمت اختیار کرنے والے شخص کو اللہ تعالی ہیبت اور مٹھاس سے نوازتا ہے ۔

زنا کے موجبات میں سے یہ بھی ہے : لوگ اسے خیانت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کی حرمت پر کوئی بھروسہ نہیں کرتا ، اور نہ ہی اس کے بیٹے پر ہی بھروسہ کیا جاتا ہے ۔

یہ بھی ہے کہ : اس کے جسم اور منہ سے ایسی گندی بدبو پھوٹتی ہے جسے ہر سلیم العقل اور سلیم القلب محسوس کرتا ہے ، اور اگر اس بو میں لوگ شریک نہ ہوں تو یہ بو والے کی نشاندہی کردے اور اسے پکارے ، لیکن جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے :

ہر ایک کو وہی لاحق ہے جو مجھے ہے لیکن غیرت کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو ملامت کرتے رہتے ہیں ۔

زنا کے موجبات میں سے یہ بھی ہے :

اس سے سینہ میں تنگی پیدا ہوتی ہے اس لیے زانی کے ساتھ ان کے قصد اور ارادہ کے بر عکس معاملہ کیا جائے گا ، لھذا جو بھی اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء کے ساتھ لذت اور عیش و عشرت حاصل کرے گا اسے اس کے مخالف چیز کے ساتھ سزا دی جائے گی ۔

اللہ تعالی کی خوشنودی اور رضا تو صرف اس کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے کی حاصل کی جا سکتی ہے ، اور اللہ تعالی اپنی معصیت کو کبھی بھی خیر و بھلائی کا سبب نہیں بناتا ۔

اگر فاجر شخص کو یہ علم ہو جائے کہ عفت و عصمت میں کتنی لذت اور سرور خوشی اور شرح صدر اور زندگی میں عیش و آسانی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اس نے جو لذت زنا سے اٹھائی ہے وہ اس لذت اور سرور سے جو فوت ہو چکی ہے کس قدر کم ہے اس نے اس تھوڑی سی لذت کے بدلے میں آخرت کا نفع اور کامیابی اور اللہ تعالی کا اجر و ثواب اور اس کی عزت و تکریم کو چھوڑ رکھا ہے ۔

اس کے موجبات میں یہ بھی ہے :

جنت میں وہ حوروں کے ساتھ نفع حاصل کرنے سے محروم ہوگا ، اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ جب اللہ تعالی نے دنیا میں ریشمی لباس پہننے والے کو بطور سزا آخرت میں جنت کے اندر ریشمی لباس سے محروم کر دیا اور شراب نوشی کرنے والے کو جنت میں ملنے والی لذیذ شراب سے محروم کر دیا تو اسی طرح جس نے دنیا میں غلط قسم کی فحش اور حرام تصاویر دیکھیں بلکہ جو بھی دنیا میں اس نے حاصل کیا اور حلال میں جس قدر توسع اختیار کیا روز قیامت اسی قدر اس کا حصہ تنگ ہوگا ۔

اور اگر اس نے کوئی حرام کام کیا اس کے بدلے میں اسی طرح کی چیز روز قیامت اس سے چھین لی جائے گی وہ اسے حاصل نہیں کر سکے گا ۔

اور زنا کے موجبات میں سے یہ بھی ہے کہ :

بلاشبہ زنا قطع رحمی اور والدین کی نافرمانی اور حرام کمائی اور مخلوق پر ظلم و ستم ، اور مال و دولت اور اہل و عیال کے ضیاع کی جرات پیدا کرتا ہے اور بعض اوقات اس کی بنا پر ناحق قتل بھی کر دیا جاتا ہے ، اور بعض اوقات اس کے لیے جادو اور شرک جیسی مہلک چیزوں سے معاونت لی جاتی ہے ۔

زانی کو علم ہو یا نہ زنا اس وقت تک مکمل ہی نہیں ہوتا جب تک اس کے ساتھ اور اس سے قبل کچھ دوسرے گناہ اور معصیت کا ارتکاب نہ کیا جائے ، اور اس کے بعد کئی قسم کے گناہ اور معصیت پیدا ہوتے ہیں یہ جرم ارتکاب سے پہلے اور بعد میں معصیت کے لشکروں میں گھرا ہوا ہے ۔

یہ ایک ایسا جرم ہے جو دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ شر و برائی کھینچنے والا اور دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی کو سب سے زیادہ روکنے والا ہے ، جب کسی بندے کے ساتھ چمٹ جائے تو وہ اس کے ہتھکنڈوں میں پھنس جاتا ہے

ناصح لوگوں کے لیے اس سے بچاؤ بہت دشوار ہے ، اور اطباء اس کے علاج سے عاجز آ چکے ہیں ، اس میں قید شخص کا فدیہ بھی نہیں دیا جا سکتا ، اور اس سے قتل شدہ کو دبانا مشکل ہے ، اللہ تعالی اس کے بدلے میں نعمتوں کو زائل فرما دیتے ہیں ۔

جب کوئی بندہ اس میں بتلا ہو جائے تو اللہ تعالی کی نعمتوں کو الوداع کہہ دیا جاتا ہے ، یہ بہت زیادہ سریع الانتقال ہے اور وشیک الزوال ہے ۔

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{یہ اس لیے کہ اللہ تعالی کسی قوم پر نعمت کر کے اسے تبدیل نہیں کرتے جب تک کہ وہ اپنے آپ کو نہ بدل لیں اور اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے}.۔

اور دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جب اللہ تعالی کسی قوم کی سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلا نہیں کرتا اور اس کے علاوہ ان کے لیے کوئی کارساز نہیں}.۔

یہ اس راستے میں چلنے والے کے لیے بعض ضرر اور نقصانات ہیں۔ دیکھیں روضۃ المحبین ص (360-363)۔

میرے بھائی ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کی کتاب "الجواب الکافی لمن سال عن الداوء الشافی" کا مطالعہ کریں۔

اور آخر میں ہم اللہ تعالی سے آپ کے لیے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو دینی اور دنیاوی عافیت سے نوازے اور آپ اپنے رب سے ملاقات سے قبل اپنے آپ کا محاسبہ کریں اور اس کا تدارک کریں، اور اللہ تعالی ہی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

واللہ اعلم.